جمعرات 8- اپریل 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 8- اپریل 1999ء - 20 ذی الحجہ 1419 ہجری - 8- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 77

صفائی کی تلقین

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کی رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔ اور اگر ان طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایتوں کے موافق کام لیا جائے تو جیسا کہ نمک کی کان میں پڑ کر ہر ایک چیز نمک ہی ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں۔ اور روحانیت پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں۔ اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کی اغراض اور خشوع خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے۔ اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں مگر ہماری روحانی حالتوں پر ضرور ان کا اثر ہے مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کریں اور گو تکلف سے ہی روویں مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے۔ تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جب ہم تکلف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جسمانی سجدہ بھی روح میں خشوع اور عاجزی کی حالت پیدا کرتا ہے۔ اس کے مقابل پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب ہم گردن کو اونچی کھینچ کر اور چھاتی کو ابھار کر چلیں تو یہ وضع رفتار ہم میں ایک قسم کا تکبر اور خود بینی پیدا کرتی ہے۔ تو ان نمونوں سے پورے انکشاف کے ساتھ کھل جاتا ہے کہ بے شک جسمانی اوضاع کا روحانی حالتوں پر اثر ہے۔

ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے۔ مثلاً ذرا غور سے دیکھنا چاہئے۔ کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نہایت دل کے کمزور ہو جاتے ہیں اور ایک خدا داد اور قابل تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اس کی شہادت خدا کے قانون قدرت سے اس طرح پر بھی ملتی ہے کہ چارپایوں میں سے جس قدر گھاس خور جانور ہیں کوئی بھی ان میں سے وہ شجاعت نہیں رکھتا۔ جو ایک گوشت خور جانور رکھتا ہے۔ پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔ ہاں جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں۔ اور نباتاتی غذاؤں سے بہت ہی کم حصہ رکھتے ہیں وہ بھی حلم اور انکسار کے خلق میں کم ہو جاتے ہیں اور میانہ روش کو اختیار کرنے والے دونوں خلق کے وارث ہوتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 319-320)

خاندان حضرت مسیح موعود میں شادی کی بابرکت تقریب

احباب جماعت کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا سلمان احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیۃ الہادی شیما احمد صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب مورخہ 3- اپریل 1999ء کو دارالصدر شمالی ربوہ میں انجام پائی۔ بارات جب محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کے گھر سے روانہ ہوئی تو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز سہ پہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے کی۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود کا دعائیہ کلام مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے ترنم سے سنایا۔ جس کے بعد مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی دعائیہ نظم مکرم غلام سرور صاحب شیخوپورہ والے نے ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی جس میں اہل ربوہ اور خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

اگلے روز اسی جگہ پر سہ پہر دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا جہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔

دلہن عزیزہ مکرمہ عطیۃ الہادی شیما احمد صاحبہ حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پڑنواسی، محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ کی نواسی اور محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

دولہا عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا سلمان احمد صاحب حضرت مصلح موعود کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بھتیجے اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہا فضلوں سے اس رشتہ کو بابرکت کرے اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر نمبر 55

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب آف کابل کی مسیح موعود سے پہلی ملاقات کا منظر

حضرت مولانا حکیم مولوی عبیداللہ صاحب بسمل ("فردوسی ہند") کا بیان ہے:-

"حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے قادیان حاضر ہوا.... میں عجلت سے بیت مبارک میں پہنچا تو اس دروازے کے ساتھ ہو کر بیٹھ گیا۔ جس سے حضرت مسیح موعود بر آمد ہوتے تھے۔ لوگوں نے کہا یہاں مت بیٹھو۔ یہاں حضرت مسیح موعود بیٹھا کرتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا۔ کہ نہ کوئی مسند نہ گاؤ تکیہ۔ اتنا بڑا آدمی۔ یہ تعجب کی بات تھی۔ کیونکہ میں جہاں جاتا رہا۔ وہاں کے بزرگوں کو مسند آراء اور ممتاز جگہ پر تکیہ لگائے پاتا رہا تھا کہ اتنے میں مولوی عبدالکریم صاحب تشریف لے آئے۔ ان سے مصافحہ ہوا۔ ابھی ادھر ادھر کی گفتگو ہوئی تھی۔ کہ سیڑھیوں پر سے اوپر اٹھتے ہوئے حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی زیارت ہوئی۔ مولوی عبدالکریم صاحب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ کہاں سے آئے ہیں اور کون ہیں؟ مولوی عبداللطیف صاحب نے فرمایا میں سید ہوں اور کابل سے آیا ہوں۔ ارادہ حج رکھتا ہوں حضرت مرزا صاحب سے کہہ دیں کہ [illegible] آگیا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ حضرت صاحب ابھی تشریف لاتے ہیں۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور حضرت مسیح موعود بر آمد ہوئے۔

میں نے حضور کو سر سے پاؤں تک دیکھ کر اپنے دل میں خیال کیا۔ کہ شان ریاست بھی چہرے سے نمایاں ہے۔ مولویت بھی حضور کے چہرے پر چھپ رہی ہے۔ اور ساتھ ہی فقر کے آثار بھی معلوم ہوتے ہیں کہ نہ مسند ہے نہ گاؤ تکیہ۔ چہرے پر بھولا پن کے آثار بھی ہیں۔ غرضیکہ مجموعۂ خوبی نظر آئے۔

مولوی عبداللطیف صاحب کے ساتھ حضور کا مصافحہ ہوا۔ دیر تک ان کے حالات پوچھتے رہے۔

اتنے میں بیت مبارک میں ہی دسترخوان بچھ گیا۔ اور دوپہر کا کھانا آگیا۔ ایک پیالی میں کریلے پکے ہوئے پڑے تھے میں بالکل حضرت مسیح موعود کے مواجہ میں بیٹھا ہوا تھا۔"

کھانا کھانے کے دوران ہی عصمت انبیاء کے موضوع پر ایک نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا تذکرہ حضرت بسمل کے قلم سے سنئے۔ فرماتے ہیں:-

"یہ تقریر کچھ ایسی دلآویز تھی۔ کہ کاش میرے پاس اس وقت قلم دوات یا پنسل ہوتی۔ تو میں حضرت کی اس تقریر کو بالاستیعاب لکھ لیتا۔

میرے قلب پر اس وقت رقت طاری ہو گئی۔ اور آنسو بہنے لگ گئے۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ میں آج تک سخت بھولا رہا۔ کاش جس وقت کہ براہین احمدیہ چھپ رہی تھی اسی وقت میں حضور کی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوتا۔ اس وقت میں بھی مخالفوں میں سے تھا۔ لیکن اب میں توبہ کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ"

(الحکم 7 مئی 1939ء ص 3)

اخبار "البدر" قادیان 28 نومبر۔ 5 دسمبر 1902ء صفحہ 36 سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ 18 نومبر 1902ء کا ہے۔

امام الزمان سے بیعت کا فوری ردعمل

حضرت مولانا حکیم عبیداللہ بسمل صاحب کا خود نوشت واقعہ بیعت۔

"شب کو حضرت صاحب سے ایک مولوی عبدالرحیم صاحب... نے عرض کیا۔ کہ عبیداللہ کہتا ہے میری بیعت قبول فرمائی جائے۔ حضور اس وقت شہ نشین پر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت صاحب نیچے تشریف لے آئے۔

اور بیعت قبول فرمائی۔ توبہ و استغفار کے بعد جب حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ میں حتی المقدور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو میرا بدن لرز گیا۔ میں نے دل میں کہا یہ انوکھی بیعت ہے۔

اور بیعت ہے تو یہ ہے۔ کیونکہ میں اکثر جگہ بیعت کر چکا تھا۔ تو کسی بزرگ نے کہا کہو میں دل سے خاندان نقشبندیہ کی غلامی میں داخل ہو گیا ہوں۔ کسی نے کہا۔ میں خاندان عالیہ قادریہ کی غلامی میں داخل ہو گیا ہوں۔ کسی نے کہا۔ خاندان چشتیہ کی غلامی میں داخل ہو گیا ہوں۔ لیکن یہ جؤا میری گردن پر کسی نے نہیں رکھا تھا۔ میرے نفس نے کہا۔ اے بسمل! کیا تو یہ بیعت اٹھا سکتا ہے؟ دل نے کہا بہت مشکل ہے۔ لیکن اب ہاتھ کا کھینچنا باعث ندامت ہے۔ رضینا بقضاء اللہ۔ اقرار کرو کہ ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔ بعد بیعت نماز عشاء تک میں خاموش بیٹھا رہا۔ اور دل میں ادھیڑبن کرتا رہا۔ کہ کیا میں اس بوجھ کو اٹھا سکتا ہوں یا نہیں؟ نماز پڑھی گئی۔ نماز پڑھنے کے بعد

میں نے جناب الٰہی میں دعا کی۔ کہ الٰہی مجھے توفیق عطا فرما۔ کہ اگر اور کچھ نہیں تو میں اس سلسلہ پر ثابت قدم ہی رہوں۔

(الحکم 7 مئی 1939ء ص 3)

غزل

شکستہ حال سا بے آسرا سا لگتا ہے
یہ شہر دل سے زیادہ دکھا سا لگتا ہے

ہر اک کے ساتھ کوئی واقعہ سا لگتا ہے
جسے بھی دیکھو وہ کھویا ہوا سا لگتا ہے

زمین ہے سو وہ اپنی ہی گردشوں میں کہیں
جو چاند ہے سو وہ ٹوٹا ہوا سا لگتا ہے

مرے وطن پہ اترتے ہوئے اندھیروں کو
جو تم کہو' مجھے قہرِ خدا سا لگتا ہے

جو شام آئی تو پھر شام کا لگا دربار
جو دن ہوا تو وہ دن کربلا سا لگتا ہے

یہ رات کھا گئی ایک ایک کر کے سارے چراغ
جو رہ گیا ہے وہ بجھتا ہوا سا لگتا ہے

دعا کرو کہ مَیں اس کے لئے دعا ہو جاؤں
وہ ایک شخص جو دل کو دعا سا لگتا ہے

تو دل میں بجھنے سی لگتی ہے کائنات تمام
کبھی کبھی جو مجھے تُو بجھا سا لگتا ہے

جو آ رہی ہے صدا غور سے سنو اسکو
کہ اس صدا میں خدا بولتا سا لگتا ہے

ابھی خرید لیں دنیا کہاں کی مہنگی ہے
مگر ضمیر کا سودا بُرا سا لگتا ہے

یہ موت ہے کہ کوئی آخری وصال کے بعد
عجب سکون میں سویا ہوا سا لگتا ہے

ہوائے رنگِ دو عالم میں جاگتی ہوئی لَے
علیم ہی کہیں نغمہ سرا لگتا ہے

عبیداللہ علیم

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط سوم آخر

کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

ایک عظیم زلزلہ - جنگ عظیم اوّل

حضرت مسیح موعود کی چند انقلاب انگیز پیشگوئیاں

ابھی تک ایسا آئینی ڈھانچہ نہیں پیدا ہو سکا تھا جو ملک کو وقت کے تقاضوں کے مطابق چلائے۔ زار کے حاشیہ نشین اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ صحیح صورت حال سے زار کو بے خبر رکھا جائے۔ کسان طبقہ جاگیرداروں کے ظلم کا شکار اور فاقوں کی چکی میں پس رہا تھا۔ نئے قوانین غلامی کی کچھ زنجیروں کو کاٹتے تھے۔ تو غربت دوبارہ نئی زنجیریں پہنا دیتی تھی۔ روس میں صنعتی ترقی کا دور تو شروع ہوا اور ملک میں ریل کا وسیع نظام بھی بچھایا گیا لیکن مزدور طبقے کی غربت اور کام کرنے کے اوقات میں اضافہ ہی ہو گیا۔

اگر کسی جگہ پر پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہو کر لوگوں نے آواز اٹھائی تو فوج کے ذریعے اسے کچل دیا گیا۔ اس بات سے لاپرواہ ہو کر کتنے لوگوں کا خون بہانا پڑے گا۔ روسی افواج اپنے ہم وطنوں کا خون بہانے میں ہی مہارت دکھا رہی تھیں ورنہ اپنے سے کمزور جاپان سے بری طرح شکست کھا چکی تھیں۔ جس سال حضرت مسیح موعود نے زار کے زوال کی پیشگوئی کی اسی سال زار نے نئی مثبت اصلاحات کا اعلان کیا۔ پریس کو نئی آزادیاں دی گئیں اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ملک میں ایک منتخب پارلیمنٹ ہونی چاہئے۔

بالآخر 1906ء کے آغاز میں پارلیمنٹ (Duma) منتخب کی گئی اور زار کی سربراہی میں ممبران نے حلف اٹھایا۔ امید کی جا رہی تھی کہ اب روس ایک نئے سفر کا کامیابی سے آغاز کر رہا ہے۔ جب زار نے دیکھا کہ ملک کے اندر جلوسوں اور ہڑتالوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے تو تین ماہ کے بعد ہی پارلیمنٹ کو برطرف کر دیا گیا۔ زار کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ اس سے کوئی قابل ذکر بحران بھی پیدا نہیں ہوا۔ دوسری پارلیمنٹ منتخب ہوئی اور جلد ہی اس کے ممبران بھی برطرفی کے بعد خاموشی سے گھر چلے گئے۔ اس کے بعد انتخابی قوانین میں خاطر خواہ تبدیلیاں کر کے تیسری پارلیمنٹ منتخب کی گئی جسے زیادہ عرصہ زندہ رہنے کا موقع ملا۔ گو اب بھی تمام طاقت زار، اس کے مقرر کردہ وزراء اور بیوروکریسی کو حاصل تھی۔

آخر کار اس عظیم زلزلے کا وقت آن پہنچا جس کے ساتھ زار کے زوال کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ جب روس نے باقاعدہ اعلان جنگ کیا تو لوگ قومی جوش سے سڑکوں پر نکل آئے۔ بہت سے لوگوں نے زار کی تصاویر اٹھا رکھی تھیں۔ جگہ جگہ بینڈ قومی ترانہ بجا رہے تھے۔ اس ماحول میں روسی افواج کے دستے گاتے ہوئے محاذ کی طرف روانہ ہوئے۔ قوم کی اکثریت آغاز جنگ میں زار کی پشت پناہی کر رہی تھی۔ عام خیال تھا کہ جنگ چھ سات ماہ میں ختم ہو جائے گی۔ روس اسلحے کے لحاظ سے باقی ممالک سے پیچھے تھا لیکن اس کے پاس جنگ میں جھونکنے کے لئے بہت زیادہ افرادی قوت موجود تھی۔ یہ چیز اسے برتری دلا رہی تھی۔

لیکن جنگ کا آغاز ہی روس کے لئے تباہ کن ثابت ہوا۔ روسی فوج کو شکست پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ لاکھوں فوجی دشمن کی قید میں چلے گئے۔ لاکھوں زخمیوں کی مرہم پٹی کے لئے ناکافی انتظام تھا اور انہیں اپنے نصیبوں پر ہی چھوڑ دیا جاتا۔ روسی حکومت اپنی افواج کو بندوقیں ہی نہیں بلکہ مناسب جوتے مہیا کرنے سے بھی قاصر تھی۔ جنگ کے بوجھ نے غریب طبقے کی کمر اور بھی توڑ دی۔ شہروں میں لوگ سورج طلوع ہونے سے قبل لائن میں کھڑے ہوتے تب جا کر خوراک ملتی۔ سردیاں آئیں تو ایندھن ندارد۔ صنعتی پیداوار دن بدن گرتی گئی۔ عملاً تمام نظام درہم برہم ہوتا جا رہا تھا۔ جنگ کے پہلے دو سالوں میں ہی بیس لاکھ فوجی ہلاک، چالیس لاکھ زخمی اور پچیس لاکھ قیدی بن چکے تھے۔ اس صورت حال میں لوگوں کی بے چینی زار کے لئے نفرت میں بدل گئی۔ اب وہ اس بیکار کی جنگ سے بھی عاجز آ گئے تھے۔ جب لوگوں کو ضروریات زندگی ملنی بند ہوئیں تو لوٹ مار کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اب صرف عوام ہی نہیں بلکہ دار الحکومت میں موجود فوجی بھی قابو سے باہر ہوتے جا رہے تھے۔

زار محاذ جنگ کے دورے پر تھا اور اصل جنگ دار الحکومت میں لڑی جا رہی تھی۔ آخر کار پارلیمنٹ کے صدر نے زار کو تار دی کہ صورت حال بہت بگڑ چکی ہے جو کچھ کرنا ہے ابھی کر لیں۔ کل تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ آخر زار کا جواب آیا۔ زار نے ایک بار پھر پارلیمنٹ کو برطرف کر دیا تھا۔ یہ احمقانہ فرمان پڑھ کر پارلیمنٹ نے زار کو برطرف کر دیا اور ایک عبوری حکومت قائم کر دی۔ بادشاہ کو نظر بند کر کے سائبیریا بھجوا دیا گیا جہاں وہ اپنے مخالفوں کو بھجوایا کرتا تھا۔

کمیونزم کا دور

عبوری حکومت شروع ہی سے ایک کمزور حکومت تھی۔ چند ماہ کے اندر اندر کمیونسٹوں کی قوت میں تیزی سے اضافہ ہوا اور اکتوبر میں عبوری حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور کمیونزم کا طویل دور شروع ہوا۔ عبوری حکومت نے زار اور اس کے اہل خانہ کو نسبتاً بہتر حالات میں نظر بند کر رکھا تھا لیکن کمیونسٹوں نے آتے ہی ان پر شدید ترین مظالم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ظلم چاہے ظالم پر کیا جائے ظلم ہی ہوتا ہے۔

بدنصیب خاندان

جب یہ خدشات ابھرنے شروع ہوئے کہ کوئی یورپی طاقت حملہ کر کے زار کو بحال کرنے کی کوشش کر سکتی ہے تو اس گھرانے کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ 16 جولائی 1918ء کو یہ بدنصیب خاندان گیارہ بجے کے قریب سو گیا۔ رات ڈیڑھ بجے زار، اس کی بیوی اور بچوں کو جگا کر ایک تہہ خانے میں لے جایا گیا۔ پھر بارہ فوجی داخل ہوئے اور ان پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ اس کے بعد زخمی افراد کو سنگینیں مار مار کر موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ لاشوں پر تیزاب چھڑکا اور آگ لگا دی۔ جو ہڈیاں بچیں انہیں ایک نامعلوم مقام پر دبا دیا۔ سالہا سال تک یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ ان کو کہاں دفن کیا گیا تھا۔ 1993ء میں ایک قبر دریافت کی گئی جس کے متعلق D.N.A کے ٹیسٹ کے بعد یہ خیال ہے کہ زار کا خاندان اس مقام پر دفن کیا گیا تھا۔ زار کی ایک چھوٹی بیٹی کی ہڈیاں اس قبر میں نہیں ملیں۔ اس کے لئے یہ مشہور ہے کہ وہ قتل ہونے سے بچ گئی تھی۔ یہ معلوم نہیں کہ پھر کہاں گئی۔ البتہ اس پر فلمیں ضرور بنتی رہیں۔ اس صدی میں اتنا طاقتور بادشاہ تاج و تخت سے محروم نہیں ہوا اور اس صدی میں اس قدر حالت زار کو بھی کوئی بادشاہ نہیں پہنچا۔

سلطنت عثمانیہ کا زوال

1897ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنے کشف کی بنیاد پر سلطنت عثمانیہ کے سفارت کار حسین بک کامی کو متنبہ کر دیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کی سلطنت کی حالت اچھی نہیں اور ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں ہوگا۔ ترکی کی سلطنت عثمانیہ اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی اور مضبوط سلطنت تھی۔ یورپ میں بوسنیا، البانیہ اور بلغاریہ کا کافی علاقہ اور کریٹ کا جزیرہ اس کے محکوم تھے۔ وسطی ایشیا میں آرمینیا اور عرب علاقوں میں شام لبنان، عراق، فلسطین، حجاز اور لیبیا کے ساحلی علاقے اس سلطنت کا حصہ تھے۔

اگرچہ اپنے شاندار ماضی کی نسبت اس کا رقبہ اور قوت کم ہو چکے تھے مگر پھر بھی سلطنت عثمانیہ ایک بڑی قوت تھی جس کے محکوم ممالک دنیا کے تین براعظموں میں موجود تھے۔ جس دور میں یہ پیشگوئی کی گئی اس دور میں اس کی حکومت نے اپنی افواج کو از سر نو منظم کیا تھا۔ یہ کام جرمن ماہرین کی نگرانی میں کیا گیا تھا۔ جس سال یہ پیشگوئی کی گئی اسی سال یونان اور اس سلطنت میں جنگ چھڑ گئی اور اس معرکے میں سلطنت عثمانیہ کو فتح ہوئی۔ اس فتح نے ایک نیا اعتماد پیدا کیا۔ لیکن ساتھ ہی حالات اس راستے پر چل پڑے جس کے اختتام پر چند سال میں ہی اس سلطنت کی صف لپٹ جانی تھی۔ یعنی سلطان عبدالحمید کی حکومت اور جرمنی کی حکومت ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئیں۔ اگلے سال جرمنی کے بادشاہ نے سلطنت عثمانیہ کا دورہ کیا اور سلطان عبدالحمید سے ملاقات کی۔ اس پیش رفت نے جرمنی اور سلطنت عثمانیہ کو دوست بنا دیا۔ پہلی جنگ عظیم میں یہ دوستی جنگی اتحاد کی صورت میں سامنے آئی اور آخر میں سلطنت عثمانیہ بھی اپنے دوست کے ساتھ ڈوب گئی۔

لیکن اس سے بہت قبل بہت سے واقعات حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کی صداقت میں ظاہر ہوئے۔ سب سے پہلے تو حسین بک کامی مالی غبن کے الزام میں برطرف ہو گیا اور اس کی جائیداد نیلام کی گئی۔ پھر بیسویں صدی کے آغاز پر خود ترک قوم سلطان عبدالحمید دوئم کی نااہل اور فرسودہ حکومت سے تنگ آ گئی حتیٰ کہ فوج میں بھی بے چینی پھیلنی شروع ہوئی۔ یہ مطالبہ زور پکڑتا گیا کہ ملک میں ایک جمہوری آئین نافذ کیا جائے۔ انجام کار سلطان نے گھٹنے ٹیک دیئے اور پارلیمنٹ کا انتخاب ہوا۔ اس تبدیلی سے سلطان کے خلاف مخالفت حمایت میں تبدیل ہو گئی۔

مگر سلطان عبدالحمید کسی طور پر اپنے اختیارات میں کمی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ ایک سازش تیار کی گئی۔ 13 اپریل 1909ء کی صبح کو سلطان کے حامی فوجیوں نے پارلیمنٹ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی سلطان کا فرمان پڑھ کر سنایا گیا کہ پارلیمنٹ برطرف کر دی گئی ہے اور کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ لیکن کھیل ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ پارلیمنٹ کی حامی افواج نے منظم ہو کر استنبول کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ 27 اپریل کو فوجیوں کا ایک وفد سلطان کے محل میں داخل ہوا اور ایک فقرے میں اس کا فیصلہ کر دیا۔ وہ جملہ یہ تھا "قوم تمہیں برطرف کرتی ہے" اس کے ساتھ ہی باہر توپوں کی سلامی کی آواز سنائی دی۔ یہ سلطان عبدالحمید کے بھائی کی تخت نشینی کا اعلان تھا۔

سلطان عبدالحمید تو رخصت ہوئے لیکن جرمنی کا اثر و رسوخ کم نہ ہوا۔ بلکہ وقت کے ساتھ بڑھتا گیا۔ جب پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی تو وزیر جنگ انور بے نے جرمنی کا اتحادی بننے کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ جبکہ وزیر خزانہ اور وزیر داخلہ آخر وقت تک سلطنت عثمانیہ کو جنگ میں کودنے سے روکنے کی کوششیں کرتے رہے۔ ان کا خیال تھا کہ جنگ سے الگ تھلگ رہ

کر اندرونی اصلاحات اور استحکام کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وقت نے ان کا خیال درست ثابت کیا۔ لیکن اس وقت اکثریت پر جنگی فتوحات کا آسیب سوار تھا۔ چار سال کی جنگ کے بعد جب شکست کا مرحلہ آیا تو فاتح اتحادی گِدھوں کی طرح سلطنت عثمانیہ کے مردہ جسم پر ٹوٹ پڑے۔ برطانیہ کے حصے میں عراق آیا۔ شام اور جنوبی آرمینیا فرانس کے تسلط میں چلے گئے۔ باقی عرب علاقوں کو خود مختاری دینے کا عمل شروع کیا گیا۔ ترک قوم جو صدیوں سے کئی ممالک پر حکومت کر رہی تھی خود اپنے گھر میں بھی خود مختاری سے محروم ہو گئی اور شہزادہ وحید الدین کو برطانیہ کا کٹھ پتلی سلطان بنا کر تخت نشین کیا گیا۔ مملوکیت کے اس تازیانے نے ترک قوم کو بیدار کیا کمال اتاترک کی قیادت میں آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی اور اس کے نتیجے میں آزاد ترک جمہوریہ کا آغاز ہوا۔

ان تبدیلیوں سے عرب اقوام کی مصلحتیں وابستہ تھیں۔ کچھ صدیوں سے اکثر عرب علاقے خود مختار نہیں تھے بلکہ سلطنت عثمانیہ کے ماتحت تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد بھی ان میں سے بہت سے ممالک مغربی طاقتوں کے تسلط میں دے دیئے گئے لیکن ہونے والی سیاسی تبدیلیوں نے آزادی کی جدوجہد شروع کر دی۔ اور چند دہائیوں میں تمام عرب ممالک آزاد تشخص کے ساتھ دنیا کے نقشے پر ظاہر ہوئے۔

بلائے دمشق

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام "بلائے دمشق" دمشق پر آنے والی ایک آفت کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ فرانس نے پہلی جنگ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز سے شام پر حکمرانی کا پروانہ تو حاصل کر لیا لیکن وہاں کے باشندے فرانس کا محکوم بننے پر راضی نہ تھے اور آزادی چاہتے تھے۔ لاوا پکتا رہا اور 1925ء میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ اور شام کو آزاد کرانے کی مسلح کوششیں شروع ہو گئیں۔ یہ تیور دیکھ کر فرانس کے جرنیلوں نے اس کو کچلنے کا فیصلہ کیا' چاہے کتنا ہی ظلم کرنا پڑے۔ چنانچہ دمشق پر توپوں اور جہازوں سے اندھا دھند بمباری کی گئی۔ ان گنت افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ عمارتیں ملبے کے ڈھیر بن گئیں۔ لوگ بے سروسامانی کی حالت میں شہر چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اس بربریت نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ خود فرانس میں اس پر احتجاج کیا گیا۔ دباؤ سے مجبور ہو کر فرانس نے اپنے جنرل کو واپس بلا لیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پھر دمشق کو سزا دینے کا فیصلہ کیا گیا اور شہر پر پھر اندھا دھند بم برسائے گئے۔ دمشق ایک قدیم شہر ہے اس کی طویل تاریخ میں اس سے بدتر تباہی پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔

خدا سے ڈرو

حضرت مسیح موعود نے آئندہ ہونے والی جن جنگوں کی پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ صرف پہلی جنگ عظیم تک محدود نہیں تھیں۔ بلکہ تجلیات الٰہیہ کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پانچ زلزلوں کا انذار کیا گیا تھا۔ لیکن وہ زلزلہ جس نے سولہ سال کے اندر ظاہر ہونا تھا پہلی جنگ عظیم کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور اس کی بہت سی بیان شدہ علامات پوری ہو کر دنیا کے لئے ایک نشان بنیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"سو اے سننے والو! تم سب یاد رکھو اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 4)

کھیل اور کھلاڑی

ٹیسٹ کرکٹ کی ایشائی چیمپئن شپ

عبدالحلیم سحر صاحب

کرکٹ کا کھیل غیر یقینی اور غیر متوقع نتائج کی وجہ سے بہت زیادہ مقبول ہے۔ ٹیسٹ کرکٹ ہو یا ون ڈے کھیل گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ ایک موقع پر لگتا ہے کہ ایک ٹیم میچ جیت جائے گی لیکن اچانک کھیل کا پانسہ پلٹ جاتا ہے اور دوسری ٹیم میچ جیت جاتی ہے اور کبھی آخری وکٹ کے کھلاڑی دوسری ٹیم کے لئے مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے کرکٹ روز بروز مقبول ہوتا جا رہا ہے اور خاص طور پر ون ڈے کرکٹ اور اس کے ورلڈ کپ ٹورنامنٹ نے اس کھیل کو مقبولیت کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔

دلچسپی کی کمی

ون ڈے کرکٹ کی وجہ سے ٹیسٹ کرکٹ میں تماشائیوں کی دلچسپی بہت حد تک کم ہوتی جا رہی ہے اس صورت حال سے ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والے ممالک کی انتظامیہ اور کھلاڑیوں میں کافی پریشانی پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ ٹیسٹ کرکٹ میں پھر سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ٹیسٹ کرکٹ کی چیمپئن شپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے کی ایک کڑی ایشین چیمپئن شپ ہے اس میں تین ممالک پاکستان انڈیا اور سری لنکا کی ٹیموں نے حصہ لیا۔

پاکستان نے سری لنکا کو فائنل میں واضح شکست دے کر ایشین چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ فائنل میں سری لنکا ایک اننگز اور 175 رنز سے ہار گیا یہ میچ اتنا دلچسپ نہ تھا اور شائقین کی تعداد بھی بہت کم تھی لیکن اس ٹیسٹ میں بہت سارے دلچسپ ریکارڈ بنے۔ فائنل اگر بھارت اور پاکستان کے درمیان ہوتا تو مقابلہ بہت کانٹے دار ہوتا تھا۔ کیونکہ سری لنکا کی ٹیم بہت کمزور تھی اور اس کے بہت سے سپر سٹار کھلاڑی اس میں شامل نہ تھے۔

غیر معمولی کارکردگی

وسیم اکرم' اعجاز احمد اور انضمام الحق نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور نئے نئے ریکارڈ قائم کئے وسیم اکرم کی طوفانی اور ذہانت سے بھرپور باؤلنگ نے سری لنکا کو پہلی اننگز میں 231 رنز پر آؤٹ کر دیا پاکستان نے جواب میں 594 کا بڑا سکور کیا اس میں اعجاز احمد کی ڈبل سنچری 211 اور انضمام الحق کے 200 رنز شامل تھے دونوں نے اپنی زندگی کی بہترین اننگز کھیلی اور سکور کیا۔

اعجاز احمد ڈبل سنچری بنانے والے پاکستان کے 14ویں اور انضمام الحق 15ویں کھلاڑی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سے قبل سری لنکا کے خلاف ہی پاکستان کے جاوید میانداد اور قاسم عمر نے ایک اننگز میں ڈبل سنچریاں بنائیں یہ 86-1985 کے سیزن کی بات ہے یہ میچ فیصل آباد میں کھیلا گیا جاوید نے 203 ناٹ آؤٹ اور قاسم عمر نے 206 رنز سکور کئے۔

وسیم اکرم کی باؤلنگ

اب آیئے وسیم اکرم کی باؤلنگ کی طرف جنہوں نے اپنی جارحانہ باؤلنگ سے سری لنکا کے خلاف مسلسل دوسری ٹیسٹ ہیٹ ٹرک کی۔ پہلی ہیٹ ٹرک انہوں نے سری لنکا کے خلاف لاہور ٹیسٹ میں کی اور دوسری سری لنکا کے ہی خلاف ڈھاکہ میں کی اس طرح وسیم اکرم دنیا کے واحد باؤلر ہیں جو ون ڈے اور ٹیسٹ دونوں میں ہیٹ ٹرک کرنے والے ہیں۔

ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں اب تک 25 ہیٹ ٹرکس ہو چکی ہیں اور آخری دونوں وسیم اکرم کے سر ہیں۔ اس سے قبل آسٹریلین باؤلرز ہیو ٹربل اور ٹی بے میتھیوز دو دو مرتبہ ہیٹ ٹرکس کر چکے ہیں اب تک ٹیسٹ کی تاریخ میں انگلینڈ کے 9 آسٹریلیا کے 7 ویسٹ انڈیز کے 3 اور پاکستان' نیوزی لینڈ اور ساؤتھ افریقہ کے ایک ایک باؤلر نے ہیٹ ٹرک کی ہے آسٹریلیا کے میتھیوز نے ایک ہی میچ کی دونوں اننگز میں ہیٹ ٹرک کرنے کا اعزاز حاصل کیا پیتھرک اور فلیمنگ ٹیسٹ تاریخ کے ایسے کھلاڑی ہیں جنہوں نے اپنے کیریئر کے پہلے پہلے میچوں میں ہیٹ ٹرک کی۔

ان تاریخی ہیٹ ٹرکس کے بعد وسیم اکرم اب تک کل 88 میچ کھیل کر 377 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں اگر ان کی پرفارمنس اسی طرح رہی تو یہ کپل دیو کا عالمی ریکارڈ جلد توڑ دیں گے۔

متحد ٹیم

پاکستان کی کرکٹ ٹیم عمران خان کے بعد اب پھر سے وسیم اکرم کی قیادت میں متحد نظر آ رہی ہے اگر اسی طرح کھلاڑیوں کا حوصلہ' ڈسپلن' جذبہ رہا تو 1999ء کا ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ جیتا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے پاس اس وقت دنیا کے تیز ترین باؤلر' بہترین سپنر اور عالمی لیول کے بلے باز موجود ہیں جو کسی بھی وقت میچ کی صورت حال بدل سکتے ہیں۔ گو کہ پاکستان کی فیلڈنگ میں کافی بہتری ہوئی لیکن اس شعبے میں ابھی بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

ویسٹ انڈیز کی ٹیم

دوسری طرف دنیائے کرکٹ کی مضبوط ٹیم ویسٹ انڈیز آجکل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم پر ایسا وقت شاید پہلے کبھی نہ آیا ہو۔ پچھلے دنوں ساؤتھ افریقہ سے ویسٹ انڈیز 0-5 سے ٹیسٹ میچوں میں ہاری اور ون ڈے میں اسے 1-6 سے شکست ہوئی۔ جو ویسٹ انڈیز کے لئے بہت ہی مایوس کن صورت حال ہے۔ اس وقت ویسٹ انڈیز اپنے ملک میں آسٹریلیا کے خلاف 4 ٹیسٹوں کی سریز کھیل رہی ہے۔ پہلے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز کو بہت بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز کی پوری ٹیم پہلی اننگز میں 169 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی اور دوسری اننگز میں صرف 51 رنز پر ساری ٹیم ڈھیر ہو گئی۔ اور اس طرح آسٹریلیا 312 رنز سے جیت گیا۔

لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دوسرے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز نے آسٹریلیا کو 10 وکٹوں سے ہرا کر پہلے ٹیسٹ کی شکست کا بدلہ لے لیا گو اس ٹیسٹ میں ایک موقع پر ویسٹ انڈیز کے لئے پریشان کن صورت حال تھی' آسٹریلیا نے 256 سکور کیا جواب میں ویسٹ انڈیز کی 4 وکٹیں صرف 37 رنز پر گر چکی تھیں اس موقع پر کپتان لارا کے 213 اور جمی ایڈمز کے 94 رنز نے ویسٹ انڈیز کا سکور 431 کر دیا۔

آسٹریلیا کی ٹیم دوسری اننگز میں 177 پر آؤٹ ہو گئی۔ بہرحال ویسٹ انڈیز کی ٹیم بہت کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اگر مسلسل محنت کرے اور متحد رہے۔

ٹیسٹ کرکٹ میں دلچسپی پھر سے زیادہ کرنے کے لئے منتظمین کو مزید قوانین بنانے ہوں گے جس سے ٹیسٹ کرکٹ کی سست رفتاری کم ہو اور ون ڈے کی طرح مقبولیت ہو ساتھ ساتھ کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا پورا پورا موقع ملے۔ اب جلد از جلد عالمی ٹیسٹ کرکٹ کپ کا انعقاد ہونا چاہیئے۔

نکمے پن کی تباہ عادت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اگر نوجوانوں میں بری باتیں پیدا ہو جائیں۔ مثلاً نکمے پن کی عادت پیدا ہو جائے یا سستی کی عادت پیدا ہو جائے یا جھوٹ کی عادت پیدا ہو جائے تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔

(مشعل راہ ص 13)

رپورٹ- یوسف سہیل شوق

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کے لئے
جھیلوں پہ کھل رہے ہیں کنول آپ کے لئے

موسمی پھولوں کی سالانہ نمائش- ربوہ میں پہلی اور منفرد تقریب

گلشن احمد نرسری نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا- ایک خواب جو پورا ہوا

آج سے پچاس سال قبل فیصل آباد- سرگودھا روڈ پر دریائے چناب کے غربی کنارے پر تپتی دھوپ میں کھڑے ہو کر جنوب کی طرف واقع کلر سے اٹے میدان میں جہاں حد نظر تک ایک بھی درخت نظر نہ آتا تھا گرد و غبار سے اٹ کر کوئی شخص یہ سوچ سکتا تھا کہ ایک دن یہ جگہ محاورۃً نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں گل و گلزار ہو جائے گی اور یہاں پر اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے حسین نمونوں رنگا رنگ کے پھولوں کی نمائشیں لگا کریں گی؟ یقیناً ایسا سوچنے والے کو لوگ پاگل کہتے یا دیوانہ- لیکن اللہ کے عشق میں سرشار دیوانوں نے بستی بسائی- اور مستانہ وار کام میں لگ گئے- درخت لگنے لگے' گھاس اگنی شروع ہوئی پھلدار درختوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا حتیٰ کہ 1999ء کا موسم بہار آیا تو گلشن احمد نرسری نے موسمی پھولوں کی ایسی شاندار اور دلکش نمائش لگائی کہ سارا ربوہ ہی نہیں اطراف کے لوگ بھی اللہ کی قدرت کے ان نظاروں کو دیکھنے کے لئے ٹوٹ پڑے- 9 دن کے اندر 25 ہزار مردوں' عورتوں اور بچوں نے نمائش دیکھی' لذیذ کھانے کھائے' ملک بھر میں سب سے سستی بوتلیں پی کر ان دیوانوں کو خراج تحسین پیش کیا- سچ کہا تھا حضرت مصلح موعود نے

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

گلشن احمد نرسری نے ربوہ میں چند ماہ قبل گل داؤدی کے پھولوں کی نمائش لگائی- اب دوسری نمائش موسم بہار کے پھولوں کی تھی جسے موسمی پھولوں کی نمائش کا نام دیا گیا- گلشن احمد حقیقی معنوں میں مسکنِ بادِ صبا بن گیا- 18- مارچ کے بعد ہر شام گلشن احمد نرسری کے سامنے والی سڑک کاروں اور رکشاؤں کے اژدھام اور مردوں اور عورتوں کے بے پناہ ہجوم سے چھلکنے لگ جاتی خوبصورت موسم کی خنک شام میں بجلی کی ٹیوبوں سے جگمگ جگمگ کرتی یہ جگہ اہل ربوہ کی مقبول ترین تفریح گاہ بن گئی- ہر زبان' زبانِ حال سے یہی کہتی نظر آ رہی تھی کہ
گلشن احمد نرسری نے ناممکن کو ممکن بنا کر دکھا دیا اللھم زد فزد-

نمائش کی سیر

گلشن احمد نرسری میں داخل ہوں تو سامنے ایک خوبصورت گیٹ پر گلشن احمد نرسری لکھا ہوا نظر آتا ہے- اس کے نیچے حضرت مسیح موعود کا مصرعہ تحریر تھا-

گلشنِ احمد بنا ہے مسکنِ بادِ صبا

اس کے نیچے آنے والوں کا خیر مقدم کرنے کے لئے "نیک آمدی" تحریر تھا اور ایک نیم دائرے میں گیندے (میری گولڈ) کے خوبصورت پھول مٹی کے چوڑے برتنوں میں جنہیں خوبصورتی سے پینٹ کیا گیا تھا- سجے ہوئے تھے جو دیکھنے والوں کا دل کھینچ لیتے تھے- یہاں رک کر موسمی پھولوں کی اس نمائش پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قسما قسم کے خوش رنگ پھولوں کے چھ تختے خوبصورتی سے سجائے گئے ہیں- کہیں دائرہ بنا ہے جس کے اندر ستارہ ہے کہیں ایل کی شکل بنی ہے کہیں وی کی- درمیان میں ایک قسم کے پھول ہیں تو اس کے حاشیہ کے طور پر ایک اور قسم کے خوبصورت پھول بہار دکھا رہے ہیں- درمیان میں ایک فوارہ ہے جس میں پانی اچھل رہا ہے- دائیں طرف ایک مصنوعی آبشار بنائی گئی ہے- اور نرسری کے پرلے سرے پر سلاد کے سبز پتوں والے پودوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا مصرعہ'

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کے لئے

لکھا ہے:-

داخلے کے دروازے کے دائیں طرف نرسری کا دفتر ہے اور بائیں طرف خوبصورت لکڑیوں کے ٹکروں سے کٹ فلاور کا سٹال لگا ہے جہاں پھول بک رہے ہیں- گلاب کے پھولوں کی ایک ٹہنی سے لے کر پھولوں کی مختلف سائز کی ٹوکریاں دستیاب ہیں- آنے والے دھڑا دھڑ خریداری کر رہے ہیں خواتین کے لئے رنگا رنگ پھولوں کے گجرے بھی دستیاب ہیں ذرا آگے دائیں طرف مشروبات اور آلو کے چپس کا سٹال ہے اور اس کے ساتھ اندر کی طرف مڑ جائیں تو ہر قسم کے لذیذ اور سستے کھانے لذت کام و دہن کی تسکین کے لئے موجود ہیں- لوگوں کا ہجوم ہی نہیں بلکہ اژدہام ہے جو ٹوٹا پڑا ہے- لیکن کھانا تو پھر کھائیں گے پہلے پھولوں کو دیکھیں ہر پھول کو دیکھ کر بار بار سبحان اللہ اور الحمدللہ کے الفاظ زبانوں پر جاری ہوتے ہیں- زرد اور دیگر رنگوں کے گل اشرفی یعنی کیلنڈولا کے پھول ہیں- سٹاک کے سرخ پرپل رنگ کے پھول لطف دیتے ہیں- خاص چیز پینیزی کے کئی رنگوں کے پھول ہیں- قدرت نے اپنا سارا حسن بے نقاب کر دیا ہے- سٹرابری کے پودوں کے ساتھ سرخ رنگ کی سٹرابری پکی ہوئی ہے- ایک پھول کا نام ہے سنار یا ماری ٹیما- مشہور ہومیو پیتھی دوا جس کا نام اسی پھول پر ہے' اس پھول سے تیار ہوتی ہے یہ دوا آنکھ کے موتیا کے علاج کے لئے حیرت انگیز تاثیر رکھتی ہے- کیلنڈولا بھی ایک ہومیو پیتھی دوا ہے جو اسی پھول سے تیار ہوتی ہے- پھولوں کی کئی خوبصورت قسمیں جنہیں انڑائینم کہتے ہیں نظروں کو بے حد بھلی معلوم ہو رہی ہیں- گزانیہ ایک ایسے پھول کا نام ہے جو سورج نکلنے کے بعد کھلتا ہے اور سورج غروب ہونے کے ساتھ بند ہو جاتا ہے- ننتھرا کے بے حد چھوٹے جامنی رنگ کے پھول عجیب حیرت میں مبتلا کرتے ہیں- یوکا بہت مہنگا ایور گرین پودا ہے- نوکدار لمبے پتوں والا یہ پودا خال خال کہیں ملتا ہے- اس نمائش میں 25 ہزار سے زائد گملے رکھے گئے ہیں- جو 40 بنیادی اقسام کی مزید ذیلی 125 اقسام پر مشتمل ہیں-

پیارے آقا کی یاد

اس نمائش کی ایک خوبصورت مگر دردناک بات یہ ہے کہ یہاں پر جگہ جگہ بڑے بڑے بینرز پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی نظم کے اشعار لکھے ہیں-

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کے لئے
جھیلوں پہ کھل رہے ہیں کنول آپ کے لئے
ان آنسوؤں کو چرنوں پہ گرنے کا اذن ہو
آنکھوں میں جو رہے ہیں مچل آپ کے لئے
دل آپ کا ہے آپ کی جاں آپ کا بدن
غم بھی لگا ہے جان گسل آپ کے لئے
میری بھی آرزو ہے اجازت ملے تو میں
اشکوں سے اک پروؤں غزل آپ ے لئے
میں آپ ہی کا ہوں وہ مری زندگی نہیں
جس زندگی کے آج نہ کل آپ کے لئے
آ جایئے کہ سکھیاں یہ مل مل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بدل آپ کے لئے

ان اشعار کو پڑھتے جائیں اور خوبصورت پھولوں کو دیکھتے جائیں تو پیارے آقا کی یاد دل میں کچوکے دیتی رہتی ہے- سارا وقت حضور ایدہ اللہ کی من موہنی صورت نظروں کے سامنے پھرتی رہتی ہے- ہجر کے ماروں کا غم تازہ ہو کر دعاؤں میں ڈھلتا جاتا ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مزید شعروں پر نظر پڑتی ہے-

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی
تم دیکھوگے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی دید کے ترسوں کی

ایک شعر تو غم کے ماروں کو بے قرار کر دیتا ہے-

مجھے چھوڑ کر گئے ہو مرا صبر آزمانے
تو سنو کہ اب نہیں ہے مجھے ضبطِ غم کا یارا

حضرت مسیح موعود کا یہ خوبصورت اور بامعنی شعر بھی صورت حال پر پوری طرح صادق آتا دکھائی دیتا ہے-

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

اشعار کا سلسلہ آنکھوں میں نمی لے آتا ہے- دوسری طرف خوبصورت پھولوں کا سلسلہ ہے جو اللہ کی حمد اور توصیف کے ترانے گانے پر مائل کر رہا ہے- اشعار کے علاوہ نمائش میں شیزان اور دیگر مشروبات کے بڑے بڑے اشتہاری بورڈ بھی نمایاں ہیں- اس کے علاوہ چند ایک دیگر تجارتی اداروں کے اشتہارات بھی نظر آ رہے ہیں تاہم شیزان سب سے روشن اور نمایاں ہے- ایک تختے سے دوسرے تختے میں پھرتے ہوئے دل میں خوشی اور حیرت کے جذبات مل جل جاتے ہیں- پھولوں کی نمائش کا لے آؤٹ کسی بے حد خوش ذوق کی نفاست طبع کا پتہ دیتا ہے- قدرت نے تو اپنے سارے رنگ فیاضی سے بکھیر دیئے تھے مگر ان کو دلکش انداز میں سجا کر ان کے حسن اور رنگوں کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا ہے- ساری نمائش کا دورہ مکمل کرتے ہی ایک بار پھر پھولوں کو قریب سے دیکھنے کو دل کرتا ہے- پتہ لگا کہ کئی لوگوں نے بار بار آ کر نمائش دیکھی- کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ایک بار نمائش دیکھ کر دل بھرتا ہی نہیں-

تیاری کے مراحل

اس نمائش کے منتظم اور روح رواں انچارج گلشن احمد نرسری سید محمود احمد شاہ صاحب سے

پوچھا گیا کہ اس نمائش کی تیاری کے مراحل سے آگاہ فرمائیں تو انہوں نے بتایا کہ اس نمائش کے لئے بیج جاپان اور ہالینڈ سے منگوائے گئے۔ ابتداء میں 60-70 ہزار گملے تیار کئے گئے۔ ستمبر میں ان کی پنیری لگائی گئی اور 20- جنوری تک ان کو 50-60 ہزار گملوں میں منتقل کر دیا گیا- ان میں سے 25-30 ہزار گملوں کے پھول پوری طرح کھل گئے ان کو نمائش میں منتقل کر دیا گیا- جاپان اور ہالینڈ کے علاوہ ڈیلیا پھول کا بیج انڈیا سے جرنیم کوئٹہ سے اور سٹرابری مری سے منگوائی گئی- نمائش کا وقت قریب آیا تو 6 دن کی محنت سے ان کو خوبصورت انداز میں سجا دیا گیا- اس کام کے لئے 10 افراد مسلسل لگے رہے جبکہ دو دن کے لئے 70-80 طلباء کی خدمات حاصل کی گئیں تاکہ گملے اٹھا اٹھا کر صحیح جگہوں پر رکھ دیئے جائیں- گلشن احمد نرسری کا عملہ 26 مالیوں پر مشتمل ہے جن کا کام گملوں کو تیار کرنا- ان کو وقت پر پانی دینا اور پھولوں کی دیکھ بھال کرنا ہے۔

ہم نے دریافت کیا کہ نمائش میں جگہ جگہ حضور کے اشعار لگائے گئے ہیں- یہ خیال کیسے آیا؟ سید محمود شاہ صاحب نے بتایا اس نمائش کا عنوان ہی حضور ہیں- یہ نمائش "آپ کے لئے" ہی لگائی گئی ہے- اللہ کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ اس سال جو بڑی کامیابیوں کا سال ہے ہم ہجر کے ماروں کی اللہ سن ہی لے اور حضور ایدہ اللہ واپس تشریف لے آئیں- 'موسم گئے ہیں کتنے بدل آپ کے لئے'۔

گلشن احمد نرسری کی تاریخ

اس نرسری کا قیام خلافت رابعہ کے آغاز میں عمل میں آیا- سب سے پہلے یہ نرسری دارالصدر غربی کے باہر کھیتوں میں بنائی گئی- پھر اسے بیت الفضل کے ساتھ والی جگہ پر منتقل کیا گیا- پھر سوئمنگ پول کے ساتھ والا میدان اس نرسری کا مسکن بنا- بعد میں جامعہ احمدیہ سے ملحقہ خالی جگہ میں جو کاٹھ کباڑ اور جڑی بوٹیوں کا مسکن تھی اس نرسری کو 1996ء میں منتقل کر دیا گیا- اس نرسری کو نئی زندگی تب ملی جب محترم صاحبزادہ مسرور احمد صاحب تزئین ربوہ کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے- اس کمیٹی کے تحت گلشن احمد نرسری نے ربوہ کی خوبصورتی میں نئے رنگ بھرنے کی کاوشیں شروع کر دیں- یہ جگہ ارد گرد سے قریباً ساڑھے تین فٹ نیچی تھی- چنانچہ اس جگہ کو صاف کرنے کے بعد کئی سو ٹرالیاں مٹی یعنی بھل دریا سے لا کر ڈالی گئی آج کل تزئین ربوہ کمیٹی کے صدر سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم ہیں- گلشن احمد نرسری کے انچارج کے طور پر مکرم سید محمود احمد صاحب کا تقرر 1996ء میں ہوا- ان کا کہنا ہے کہ یہ نمائش ایسی چیز ہے جو تین چار سال کے عرصے میں ربوہ کے ہر گھر کی خوبصورتی میں نئے اضافوں کی صورت میں سامنے آئے گی- انہوں نے بتایا کہ کہ اس نمائش میں ایک ہزار گملا بک چکا ہے-

نمائش کی خاص باتیں

نمائش کی خاص خاص باتوں کا ذکر کرتے ہوئے سید محمود احمد شاہ صاحب نے بتایا کہ اس نمائش کو دیکھنے والوں میں پاکستان کے تمام معروف شہروں کے لوگ شامل ہیں جو مشاورت کے موقع پر یہاں آئے ہوئے تھے- اس کے علاوہ جرمنی سے آئے ہوئے تین غیر ملکی افراد نے بھی نمائش دیکھی- ان کا کہنا تھا کہ "اس نمائش سے ربوہ اور گرد و نواح کے حسن و خوبصورتی پر نمایاں فرق پڑے گا"

ربوہ کے علاوہ آس پاس کے شہروں چنیوٹ' لالیاں' فیصل آباد اور اطراف کے دیہات سے بھی لوگ بکثرت آتے رہے- صرف چنیوٹ سے آنے والوں کی تعداد اڑھائی سو تھی-

کھانے کا انتظام

نمائش کی ایک خاص بات یہاں پر کھانے کا انتظام تھا- کھانے نہایت لذیذ اور کم قیمت تھے- مگر کھانے کے حصول میں لوگوں کو دقتیں اس لئے پیش آئیں کہ کھانے کے لئے توقع سے بہت زیادہ لوگ آتے رہے آئندہ پروگرام ہے کہ کم از کم سو کیبن بنائے جائیں گے اور جگہ کھلی رکھی جائے گی-

کٹ فلاور

نمائش کی خاص بات کٹ فلاور کا سٹال تھا اس سٹال پر دس ہزار پھول فروخت ہوئے ہیں جن میں 3 ہزار تو گیڈیولس کے پھول تھے- یہاں پر گلاب' گیندا اور گلیڈیولس کے پھول فروخت کئے گئے- آئندہ ٹیوب روز لانے کا بھی ارادہ ہے- یہ پودا نہایت خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھی خوشبو رکھتا ہے- کمرے میں رکھا جائے تو سارا کمرہ مہک جاتا ہے-

نمائش کے خاص پھول

اس نمائش کے خاص خاص پھولوں میں سب سے اول پینزی کے پھول تھے- ان پر مختلف قسم کی شکلیں بنی دکھائی دیتی ہیں- کبھی انسان کی اور کبھی شیر کی شبیہہ معلوم ہوتی ہے- دوسرا خاص پھول پٹونیا ہے- اس میں پھولوں پر شیڈ اور دھاریاں پڑی ہوتی ہیں- یہ پھول بھی دیکھنے میں بہت بھلا لگتا ہے- ایک خاص پھول سٹاک کا ہے- اس کی بھینی بھینی خوشبو بڑا پاکیزہ اور پُر لطف تاثر دیتی ہے- اس کے علاوہ گیندا ہے جسے میری گولڈ ایف ون کہا جاتا ہے- کئی لوگوں نے بتایا کہ انہیں اتنا بڑا گیندے کا پھول کہیں دکھائی نہیں دیا- ایک اور پھول پری مولا ہے- یہ بہت مشکل سے اگنے والا پھول ہے- اس کا پھول زرد رنگ کا اور ایک انچ قطر کا ہوتا ہے- یہ پھول شاذ شاذ کسی نرسری میں ملتا ہے- یہ پھول اس نمائش کی ایک بڑی خاص چیز شمار کی گئی ہے-

کارنیشن ڈوارف- یہ چھوٹے قد کا محض تین انچ بلند پودا ہے- اس کا پھول بھی چھوٹا ہوتا ہے- شاذ شاذ کسی نرسری میں یہ پھول اگانے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے- ایک صاحب نے بتایا کہ انہوں نے دس سال کے بعد یہ پھول دوبارہ دیکھا ہے خاص شوقین لوگ یہ پھول لگاتے ہیں- گلشن احمد نرسری نے اس کا بیج جاپان سے منگوایا-

نمائش کے بارے میں آراء

نمائش پر ایک وزیٹرز بک رکھی گئی تھی جس پر نمائش دیکھنے والوں نے اپنے تبصرے لکھے- یہ تبصرے 200 سے زائد صفحات پر محیط ہیں- لوگوں نے ایسی نمائش بار بار لگانے کی درخواست کی ہے- ایک خاتون نے لکھا میری شادی کو 30 سال ہو چکے ہیں- پہلی بار میرے خاوند نے مجھے گھر سے باہر اس نمائش میں لا کر کھانا کھلایا ہے- ایک صاحب نے لکھا کہ ڈاکٹر نے مجھے کڑاہی کھانے سے منع کیا ہوا ہے- مگر میں نے یہاں آکر کڑاہی کھا کر ڈاکٹر کی تمام احتیاطوں کی دھجیاں بکھیر دیں- جرمنی سے آئے ہوئے ایک صاحب نے لکھا- یہ نمائش ربوہ کے ارد گرد نمایاں خوبصورتی پیدا کرنے کا موجب بنے گی-

انچارج نرسری

اس نمائش کے منتظم اور نرسری کے انچارج سید محمود احمد شاہ صاحب محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں- آپ حضور ایدہ اللہ کے بھانجے ہیں اور حضور کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ کے بیٹے ہیں- آپ کے دو اور واقف زندگی بھائی مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ اور مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب وکیل التعلیم کے فرائض بجا لا رہے ہیں-

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کی عمر 33 سال ہے آپ استاذ الجامعہ ہیں اور تفسیر پڑھاتے ہیں آپ 1989 میں جامعہ سے فارغ ہوئے اور 1990ء میں جامعہ میں خدمات بجا لانے لگے- آپ عرصہ چھ سال سے مہتمم اطفال کے عہدے پر بھی خدمت دین کی سعادت پا رہے ہیں-

ان سے پوچھا گیا کہ باغبانی کا شوق آپ کو کیسے ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سارا فن اور معلومات محض اپنے شوق سے حاصل کی ہیں-

اس کی ابتداء تو گھر اور محلے سے ہوئی- مگر 1990ء میں مجھے جامعہ احمدیہ میں انچارج باغبانی مقرر کیا گیا- وہاں سے یہ شوق تیزی سے ترقی کی منازل طے کرنے لگا- انہوں نے بتایا کہ ان کے پاس باغبانی اور پھولوں' پھلوں اور پودوں کے بارے میں 400 کتب موجود ہیں- انسائیکلوپیڈیاز اور CDs اس کے علاوہ ہیں- انہوں نے بتایا کہ مطالعہ اور عملی تجربہ میں ہمیشہ فرق ہوتا ہے جو میں پڑھتا تھا اس کو عملی تجربہ کر کے دیکھتا رہا- 1996ء میں جب مجھے انچارج گلشن احمد نرسری مقرر کیا گیا تو یہ شوق پروان چڑھنے کے تمام ذرائع میسر آ گئے- انہوں نے بتایا کہ یہ نمائش اتنی کامیاب رہی ہے کہ لوگوں کی فرمائش ہے کہ سال بھر میں ایسی چار نمائشیں ضروری ہونی چاہئیں-

آئندہ کے منصوبے

انہوں نے بتایا کہ آئندہ کے منصوبوں میں خیال ہے کہ خالصتاً گلاب کے پھولوں کی ایک نمائش لگائی جائے جس میں گلاب کی مختلف اقسام کے پھولوں کے علاوہ ان کی تصاویر بھی نمائش میں رکھی جائیں- انہوں نے بتایا کہ گلاب کی 1000 سے زیادہ اقسام ہیں خیال ہے کہ ستمبر میں یہ نمائش لگائی جائے- دسمبر میں گل داؤدی کی نمائش اور مارچ میں موسمی پھولوں کی نمائش لگائی جائے-

انہوں نے بتایا کہ پھولوں کو خشک کر کے سجانا بھی اب ایک رواج بن چکا ہے- ہم یہ بھی اہل ربوہ کو فراہم کریں گے- کٹ فلاور کا سلسلہ مستقل شروع کیا جائے گا- اور اہل ربوہ کو ہر وقت یہ پھول دستیاب ہوں گے- اور امید ہے کہ ہم ان کو نہایت سستے داموں یہ پھول فراہم کرتے رہیں گے-

بے مثل نمائش

آخر میں ذکر کرنا ہے چنیوٹ سے آئے ہوئے ایک اخباری نمائندہ کے تاثرات کا یہ صاحب احمدی نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے کراچی' لاہور اور اسلام آباد میں بھی پھولوں کی نمائشیں دیکھی ہیں لیکن جو مزا اور لطف اس نمائش میں آیا اور کہیں نہیں آیا۔

اللہ تعالیٰ جزادے گلشن احمد نرسری کے عملہ کو جنہوں نے اہل ربوہ کو ایک نئی خوبصورتی سے روشناس کرایا- اللہ کی حمد اور توصیف کا ایک نیا موقع فراہم کیا- اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے اور یہ ہمیشہ ناممکن کو ممکن بنانے کا کام کرتے رہیں آمین-

قوم کے دماغوں کی تربیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

بہترین ذریعہ قومی ترقی کا یہ ہوتا ہے کہ ساروں کی عقل تیز کر دی جائے- ادھر انہیں حکم ملے اور ادھر طبائع اس پر عمل کرنے کے لئے پہلے ہی تیار ہوں- اور وہ کہیں کہ ہم تو پہلے ہی اس کے منتظر تھے۔

(مشعل راہ ص 13)

آج کل تمام قسم کے فوائد مشینوں سے وابستہ ہیں اور جتنا مشینوں سے آج کل کوئی قوم دور ہو گی- اتنی ہی وہ ترقیات میں پیچھے رہ جائے گی اسی طرح اگر خدام لوہار- ترکھان' بھٹی اور دھونکنی کا کام سیکھیں تو ان کی ورزش کی ورزش بھی ہوتی رہے گی اور پیشہ کا پیشہ بھی ہے-

(مشعل راہ ص 521)

اطلاعات و اعلانات

یوم تحریک جدید

16۔ اپریل بروز جمعۃ المبارک منایا جائے گا۔

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کہ "چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ "یوم تحریک جدید" منانے کا اہتمام کیا جائے" کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 16۔ اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 16۔ اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کو مورخہ 18۔ فروری 1999ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "بسام طہٰ" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (چکی والے) کا پوتا۔ مکرم راجہ فاضل احمد صاحب ایم۔ اے نصرت جہاں اکیڈمی کا نواسہ اور محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور مرحوم پرائیویٹ سیکرٹری کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور دین دنیا کا خادم بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

عزیزہ مکرمہ درثمین احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ۔ انچارج ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن واشنگٹن امریکہ کا نکاح مکرم ڈاکٹر عتیق احمد صاحب چوہدری ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ساتھ دس ہزار امریکن ڈالر پر 3 اپریل 99ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر ٹاؤن شپ لاہور اطلاع دیتے کہ ناروے میں عزیز عامر ملک صاحب جو محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ مرحوم (ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی) کے نواسے ہیں پچھلے ماہ سے سخت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم قریشی محمود احمد صاحب "الرحیم جیولرز کراچی" کا عنقریب سول ہسپتال کراچی میں پراسٹریٹ کا آپریشن متوقع ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کی ہمشیرہ عزیزہ محترمہ کشور باجوہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب آف منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ تقریباً ایک سال سے پیٹ میں رسولی کی وجہ سے بیمار ہے۔ بعض وجوہ کی بنا پر آپریشن نہیں ہو رہا احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل نازل کرے اور ہماری پریشانی دور فرمائے۔

شہداء کے ورثاء متوجہ ہوں

محترمہ حفیظہ الرحمان صاحبہ نے 1992ء میں کتاب "نگینے لوگ" شائع کی تھی۔ موصوفہ اب اس کا دوسرا حصہ مرتب کرنا چاہتی ہیں۔ جس میں خلافت رابعہ کے دور میں شہادت پانے والے ان مخلصین کا ذکر کیا جائے گا جن کے حالات پہلی جلد میں شائع نہیں ہو سکے۔ لہٰذا جن شہداء کا پہلے ذکر اس کتاب میں نہیں آسکا ان کے ورثا سے گزارش ہے کہ وہ سیدہ حفیظہ الرحمٰن صاحبہ

N-688 سمن آباد لاہور

سے بذریعہ خط رابطہ کریں۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ فریحہ عفت صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب کارکن الفضل نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایف سی جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی چوتھی کلاس کے امتحان میں 330 میں سے 325 نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور بیش از پیش امتیازات کا وارث بنائے۔ آمین۔

عزیزہ فریحہ عفت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وفات

چوہدری محمد یعقوب خان صاحب

مکرم خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا لکھتے ہیں۔

افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب سابق نمبردار موضع گل منج نزد قادیان و سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز مورخہ 19۔ مارچ کو اسلام آباد میں وفات پا گئے جہاں وہ میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد طارق خان رانا کے پاس مقیم تھے۔ آپ کی عمر تقریباً 93 سال تھی اور آپ پیدائشی احمدی تھے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں جگہ پانے کا اتنا فکر رہتا تھا کہ اسی ڈر سے پاکستان سے باہر نہیں جاتے تھے۔ وفات سے پہلے میرے چھوٹے بھائی کو دس ہزار روپے دیئے کہ یہ مجھے ربوہ لے جانے کے لئے ہیں چنانچہ خدا نے ان کی خواہش پوری کی اور مورخہ 20۔ مارچ 1999ء کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خدا ہوئے۔

گورنمنٹ کی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد کئی سال تک بطور انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ حلقہ غلام محمد آباد فیصل آباد کے کئی سال تک صدر اور سیکرٹری مال رہے۔

آپ کو خلافت اور خاندان مسیح موعود سے عاشقانہ تعلق تھا۔ مجھے کہا کرتے تھے کہ ہمارے اوپر اس خاندان کے ذاتی طور پر بہت احسانات ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے الطاف کریمانہ کا اکثر تذکرہ کیا کرتے تھے۔ دسویں جماعت میں قادیان کچھ عرصہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر ان کے ساتھ بھی رہے۔ آپ کو یہ دونوں بزرگ بہت پیارے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ انہی کی ذاتی توجہ۔ حوصلہ افزائی اور ضرورت پڑنے پر مالی امداد کی وجہ سے ہی میں اپنی تعلیم مکمل کر سکا تھا۔

اللہ کے فضل سے میرے والد صاحب تہجد گزار۔ نمازوں کو فکر اور خشوع خضوع سے ادا کرنے والے۔ مالی قربانی میں پیش پیش اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے تھے۔ اپنی ساری پنشن چندہ میں دے دیتے تھے اور ان کی اولاد بطور خدمت جو انہیں بھیجتی وہ بھی اکثر چندوں میں ہی دے دیتے۔

وفات سے قبل بہت خواہش تھی کہ میرا چھوٹا بھائی ڈاکٹر محمد زبیر خان رانا انگلینڈ سے آ جائے۔ ڈاکٹر محمد طارق خان کو کہا کہ انہیں بلاؤ لیکن وہ کسی وجہ سے انہیں اطلاع نہ کر سکے لیکن محمد زبیر خان از خود اپنے کسی پروگرام کے سلسلہ میں پاکستان آ گئے اور اسلام آباد گھر جانے سے پہلے سیدھے ہولی فیملی ہسپتال پہنچے جہاں وہ بعارضہ نمونیہ داخل تھے وہ دو اڑھائی گھنٹے اباجی کے پاس رہے اور ان سے ٹھیک ٹھاک باتیں کرتے رہے اور جونہی گھر پہنچے تو ان کی وفات کا فون آ گیا۔ لگتا تھا انہی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ اللہ اپنے بندوں کی خواہشات کو کس طرح پورا فرماتا ہے۔

اباجی کی مغفرت اور بلندی مدارج کے لئے درخواست دعا ہے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ خاکسار خالد سیف اللہ خان (نائب امیر آسٹریلیا) سب سے بڑا ہے۔ پھر ڈاکٹر محمد طارق خان رانا ڈینٹل سرجن اسلام آباد ہیں۔ پھر ڈاکٹر محمد زبیر خان کرائسٹ چرچ انگلینڈ (پریذیڈنٹ جماعت کرائسٹ چرچ) محمد عثمان خان نیشنل سیکرٹری مال آسٹریلیا اور رشید الدین خان وینکوور کینیڈا اور امینہ مبارکہ اہلیہ پروفیسر عبدالحمید بھٹی امیر حلقہ فاروق آباد ہیں۔ اللہ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اباجی کی دعائیں ان کی وفات کے بعد بھی ان کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ آمین۔

مطالعہ کتب خدام

ماہ اپریل 99ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتاب "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں۔ ناظمین تعلیم اور قائدین سے یاد دہانی اور نگرانی کی درخواست ہے۔ (مہتمم تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم بشارت احمد صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب)

مکرم بشارت احمد صاحب ساکن مکان نمبر B-14/8 دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب، تقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 14/8 رقبہ دو کنال واقع محلہ دارالصدر ربوہ میں سے دس مرلے ان کے نام الاٹ شدہ ہیں۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ناصر احمد صاحب (پسر)
3۔ مکرم نصیر احمد صاحب (پسر)
4۔ مکرم وسیم احمد صاحب (پسر)
5۔ مکرم بشارت احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 7-اپریل- گذشتہ چوبیں گھنٹوں میں۔
کم سے کم درجہ حرارت 22 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
8-اپریل غروب آفتاب۔ 6-35
9-اپریل طلوع فجر۔ 4-20
9-اپریل طلوع آفتاب 5-45

عالمی خبریں

نیٹو کا 5 شہروں پر حملہ

نیٹو نے یوگوسلاویہ کے 5 شہروں پر بیک وقت حملہ کیا۔ درجنوں افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ تباہ ہونے والے مقامات میں پرسٹینا کا کمیونیکیشن ریلے سٹیشن فوجی ٹھکانے، تیل ڈپو، اور دریائے ڈینیوب کا پل شامل ہے۔

لاکھوں مہاجرین ہمسایہ ممالک میں

کسوود کے لاکھوں بھوکے پیاسے مسلمان مہاجرین ہمسایہ ممالک میں پہنچ گئے۔ ناروے اور ترکی میں بھی مہاجرین آ گئے۔ پونے تین لاکھ مسلمان البانیہ پہنچ گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے کہا ہے کہ پناہ گزینوں کی تعداد 9 لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ امریکہ اور متعدد یورپی ممالک نے کسوود کے مسلمانوں کو پناہ دینے پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔

چین اور روس کا مطالبہ

چین اور روس نے مطالبہ کیا ہے کہ بلغراد پر حملے بند کئے جائیں۔ نیٹو بربریت پھیلا رہی ہے۔

ملاسوچ گھٹنے ٹیک دو

امریکہ نے دوسری بار انتباہ کیا ہے کہ سربیا کے لیڈر ملاسوچ گھٹنے ٹیک دیں۔ کوسوو کے باشندوں کی نسل کشی بند ہونے تک حملے جاری رکھیں گے۔

ثالثی کی اپیل مسترد

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن مینڈیلا نے سرب لیڈر ملاسوچ کی طرف سے ثالثی کی اپیل مسترد کردی ہے۔ مانٹی نیگرو کی طرف سے یوگوسلاویہ میں نسل کشی کی حمایت نہ کرنے کے فیصلے کو برطانوی وزیراعظم نے مثبت قرار دیا۔

واجپائی حکومت خطرے میں

بھارتی وزیراعظم واجپائی کی مخلوط حکومت سخت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ حکومت اب چند دنوں کی مہمان ہے اور کانگرس کے حکومت بنانے کے امکانات واضح ہو رہے ہیں۔ دو وزراء بی جے پی کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں جبکہ سابق اداکارہ جے للیتا عنقریب ساتھ چھوڑنے والی ہیں۔

چین کے جنگلات میں آگ

چین کے شمالی صوبے میں جنگل میں لگی ہوئی آگ کو بجھانے والے 23۔ افراد جل کر ہلاک ہو گئے فوجیوں سمیت 3 ہزار افراد جنگل کی آگ بجھانے میں مصروف ہیں۔ 137 ہیکٹر جنگل تباہ ہو چکا ہے۔

برونڈی میں قتل عام

افریقہ کے ملک برونڈی میں ہوتو باغیوں نے 40 سے زائد افراد ہلاک کر دیئے۔ باغی تنزانیہ سے برونڈی میں داخل ہوئے۔ دارالحکومت سے 70 کلو میٹر دور جنوب میں قتل عام کرکے فرار ہو گئے۔ اس خانہ جنگی میں اب تک 2 لاکھ سے زائد لوگ مارے جا چکے ہیں۔

ہالینڈ میں مقدمہ شروع

لاکربی بم دھماکہ کا مقدمہ دو لیبیائی باشندوں پر ہالینڈ میں شروع ہو گیا ہے۔ اگر ان پر الزام ثابت ہو گیا تو ان کی بقیہ ساری زندگی جیل میں گزرے گی۔ سعودی عرب نے کہا ہے کہ دونوں لیبیائی باشندے اپنی بے گناہی ثابت کر دیں گے۔ لیبیا عرب دنیا میں اپنا کردار ادا کرنے کے دوبارہ قابل ہو گیا ہے۔

ایران جب چاہتا ہے

ایک امریکی جریدے نے جو دفاعی تجارت کے موضوع پر لکھتا ہے خبر دی ہے کہ ایران جب چاہتا ہے امریکہ سے دفاعی سامان سمگل کرا لیتا ہے۔ 81ء سے اب تک ایران کو اسلحہ و پرزہ جات کی سمگلنگ کے 76 واقعات سامنے آ چکے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

ریاض بسرا نہیں ہمشکل مارا گیا

گزشتہ روز ملک بھر کے اخبارات نے جو خبر سب سے زیادہ نمایاں کرکے چھاپی تھی آج اسی نمایاں ترین انداز میں اس کی تردید کردی گئی ہے۔ گورنر پنجاب نے بتایا ہے کہ سرگودھا میں پولیس فوج اور ایلیٹ فورس کی مشترکہ کارروائی میں ریاض بسرا نہیں بلکہ اس کا ایک ہم شکل حافظ شہزاد وڑائچ مارا گیا ہے۔ پیدائش کے نشانات اور فنگر پرنٹس سے شناخت کی گئی۔ ریاض بسرا کی والدہ نے کہا کہ سولہ سال ہوئے بیٹے کی شکل نہیں دیکھی۔ پولیس نے زندگی اجیرن کر دی ہے حافظ شہزاد وڑائچ کے والد چوہدری اعجاز غنی وڑائچ نے بتایا کہ شہزاد کو شادی کی تقریب سے پکڑ کر قتل کیا گیا۔ وزیراعظم انصاف دلائیں۔

نامعلوم مقام سے فون

ریاض بسرا نے نامعلوم مقام سے اخباری ایجنسیوں کو فون کرکے کہا کہ میں زندہ ہوں پولیس نے جھوٹ بولا۔ ساتھیوں کے خون کا حساب ضرور لوں گا۔ اگر حکومت امن چاہتی ہے تو لشکر جھنگوی کے ایک نکاتی فارمولے پر عمل کرے۔ وقت بتائے گا کہ میری ہٹ لسٹ پر کون کون ہے۔

سرگودھا پولیس

سرگودھا کی پولیس نے "مقابلے" کی ذمہ داری فوج اور ایلیٹ فورس پر ڈال دی۔ ڈی آئی جی اور فوجی افسر کی قیادت میں ایلیٹ فورس نے لیبارٹری کو گھیرے میں لے لیا۔ اور فائرنگ کر دی۔

اسلام آباد میں مظاہرے فائرنگ

اسلام آباد میں سی ڈی اے کا عملہ نور پور شاہاں میں تجاوزات گرانے گیا تو دکاندار اور مکین مشتعل ہو گئے پولیس اور عملے پر ڈنڈوں اور سریوں سے حملہ کر دیا۔ تمام سرکاری اہلکار بھاگ نکلے۔ کرین اور ٹرک کو آگ لگا دی گئی۔ سرکاری افسروں نے شام کو دوبارہ ریڈ کی اور آٹھ ہوٹل، 39 دکانیں اور 114 شیڈ اور تھڑے مسمار کر دیئے۔ بکتر بند گاڑیاں استعمال کی گئیں۔

نجات کا وقت

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھاری مینڈیٹ سے نجات کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔ سارا ملک برائے فروخت کی زد میں آ چکا ہے۔ لوٹی ہوئی دولت کی پائی پائی وصول کریں گے۔

سلیم ملک، مشتاق اور وقار شامل

تین سٹار کرکٹروں کو ورلڈ کپ کے لئے پاکستانی ٹیم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ان میں سلیم ملک، مشتاق اور وقار یونس شامل ہیں۔

پاکستان اور قطر میں چار معاہدے

پاکستان اور قطر کے درمیان تمام شعبوں میں تعاون پر اتفاق رائے ہو گیا۔ دونوں ملکوں نے اتفاق کیا کہ کشمیر کا پرامن تصفیہ ہونا چاہئے۔ امیر قطر کی جانب سے اعلان لاہور کا خیر مقدم کیا گیا۔

آصف بھوجا کے ملزمان

آصف بھوجا کے قتل کے چاروں ملزمان رہائی کے بعد دوبارہ گرفتار ہو گئے۔

6-افراد کی خودکشی

گھریلو جھگڑوں، بے روزگاری، اولاد کا دکھ سمیت مسائل کا شکار 6-افراد نے خودکشی کر لی۔

گمشدگی سند

مکرم محمد اکرم بابر صاحب ابن مکرم محمد جمال صاحب کی میٹرک کی سند کہیں گر گئی ہے اگر کسی دوست کو مل جائے تو مکرم محمد جمال صاحب ساکن کوارٹر نمبر 169 صدر انجمن احمدیہ کو پہنچا دے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

خوشی کا ہر دن مبارک ہو
اعلیٰ معیار، خوبصورت پیکنگ اور خدمت کے جذبے کیساتھ
ہومیوپیتھک ادویات خصوصی رعایت کیساتھ
○ پوٹینسی/طاقت 6X ہو یا ایک لاکھ
○ اب قیمت صرف =/5 روپے سے =/8 روپے تک
○ 117-ادویات بمع خوبصورت بریف کیس/بکس
=/1050 روپے سے =/1500 روپے
(یہ پیشکش محدود مدت کے لئے ہے)
تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ، فون، 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

داخلے شروع
ناصر کنڈر گارٹن (رجسٹرڈ) دارالرحمت وسطی۔ ربوہ میں پہلی بار کوالیفائڈ مونٹیسری ڈائریکٹریس کی زیر نگرانی مونٹیسری کلاس کا اجراء۔ نیز نرسری تا 8th کلاس بھی داخلے شروع ہیں۔ مزید تفصیلات کیلئے رابطہ کریں
پرنسپل
ناصر کنڈر گارٹن۔ ربوہ
212981

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508 - 212626